

قربانی کے مسائل

مرتبہ: مفتی اعظم پاکستان پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان ☆ مہتمم دار العلوم جامعہ نعیمیہ، کراچی

AL MUNIB WELFARE FOUNDATION

''قربانی'' ہر صاحب نصاب بالغ مرد وعورت پر واجب ہے، زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے کم از کم نصاب پر پورا قمری سال یا سال کا اکثر حصہ گزرنا شرط ہے، جب کہ قربانی اور فطرے کے وجوب کے لئے بالترتیب عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی صبح صادق کو محض کم از کم نصاب کا مالک ہونا کافی ہے، سال گزرنا شرط نہیں ہے۔

قربانی کے جانور کم از کم حسب ذیل عمر کے ہونے چاہئیں:

☆ اونٹ، اونٹنی = پانچ سال ☆ گائے وبیل = دوسال ☆ بھینس وبھینسا = دوسال ☆ بکرا وبکری، بھیڑ ودنبہ = ایک سال۔ البتہ بھیڑ اور دنبہ اگر اتنے فربہ ہوں کہ دیکھنے میں ایک سال کے نظر آئیں تو ان کی قربانی جائز ہے۔

☆ اگر صاحبِ نصاب مال دار شخص نے قربانی کا جانور خریدا اور وہ گم ہوگیا یا قربانی سے پہلے مرگیا تو اس پر لازم ہے کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی دے یا قربانی کے جانور میں حصہ ڈالے۔ اگر قربانی سے پہلے گم شدہ جانور مل جائے تو مالدار شخص کو اختیار ہے کہ جس جانور کی چاہے قربانی دے، دونوں کی قربانی لازمی نہیں ہے۔

☆ اگر نادار شخص نے قربانی کا جانور خریدا اور وہ قربانی سے پہلے گم ہوگیا یا مرگیا، تو اس پر دوسرے جانور کی قربانی لازم نہیں ہے۔ اگر اس نے دوسرا جانور خرید لیا تو اس پر دونوں کی قربانی لازم ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو اُس پر ایک بھی واجب نہیں ہے، جب اُس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو وہ قربانی کے لئے متعین ہوگیا اور اس کی قربانی واجب ہوگی، اسی طرح دوسرے جانور کا حکم ہے۔

☆ قربانی کے جانوروں کی عمر پورا ہونے کی ظاہری علامت ثَنِی (دو دانت کا) ہونا ہے، لہٰذا کھیرا جانور یعنی جس کے سامنے کے دو دانت ابھی نہیں گرے، اسے قربانی کے لیے نہیں خریدنا چاہئے۔ البتہ جانور گھر کا پلا ہوا ہے یا کسی دیانت دار، قابل اعتماد شخص کے پاس ہے اور اس کی مطلوبہ عمر پوری ہوگئی ہے، تو اس کی قربانی شرعاً جائز ہے، خواہ سامنے کے دو دانت ابھی نہ گرے ہوں، عام کاروباری لوگوں پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔

☆ قربانی کا جانور تمام ظاہری عیوب سے سلامت ہونا چاہئے۔ اس سلسلہ میں فقہائے کرام نے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ ہر وہ عیب جو کسی منفعت اور جمال کو بالکل ضائع کردے، اس کی وجہ سے قربانی جائز نہیں ہے اور جو عیب اس سے کم تر درجے کا ہو، اس کی وجہ سے قربانی ناجائز نہیں ہوتی۔

☆ جو جانور اندھا کانا یا لنگڑا ہو، بہت بیمار اور لاغر، جس کا کوئی کان، دم یا چکتی تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں، پیدائشی کان نہ ہوں، ناک کٹی ہو، دانت نہ ہوں، بکری کا ایک تھن یا گائے بھینس کے دو تھن خشک ہوں، ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔

☆ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں، یا سینگ اوپر سے ٹوٹا ہوا ہے، کان، چکتی یا دم ایک تہائی یا اس سے کم کٹے ہوئے ہیں تو ایسے

جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

☆ قربانی کے جانور کے سینگ جانور میں حسن پیدا کرنے کے لیے سر کے اوپر سے توڑ دیے ہیں اور ان کا بڑا ہونا رک گیا ہے، لیکن سر یا دماغ کے اندر تک جڑ کو نہیں نکالا، نہ ہی اس سے جانور کے دماغ پر کوئی اثر ہوا ہے اور پوری طرح صحت مند ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے۔

☆ صاحب نصاب نے عیب دار جانور خریدا یا خریدتے وقت بے عیب تھا بعد میں عیب دار ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں اس کے لیے ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ دوسرا بے عیب جانور خریدے اور قربانی کرے اور اگر خدانخواستہ ایسا شخص صاحب نصاب نہیں ہے، تو دونوں صورتوں میں اس جانور کی قربانی کر سکتا ہے۔

☆ خصی جانور کی قربانی آنڈو کے بہ نسبت افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے، اگر گائے کے ساتویں حصے کی قیمت بکری سے زیادہ ہو تو وہ افضل ہے اور اگر قیمتیں برابر ہوں تو بکری کی قربانی افضل ہے، کیونکہ بکری کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

☆ بکرا بکری، بھیڑ دنبے کی قربانی صرف ایک فرد کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ اونٹ گائے وغیرہ میں زیادہ سے زیادہ سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ سب کی نیت تقرّب یعنی عبادت اور حصول اجر وثواب کی ہو۔ سات سے کم افراد بھی ایک گائے کی قربانی میں برابر کے حصے دار ہو سکتے ہیں، مثلاً: چھ یا پانچ یا چار یا تین یا دو حتی کہ ایک آدمی بھی پوری گائے کی قربانی کر سکتا ہے، سات حصے داروں کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

☆ سات افراد نے مل کر قربانی کا جانور خریدا، بعد ازاں قربانی سے پہلے ایک حصے دار کا انتقال ہو گیا اگر مرحوم کے سب ورثاء باہمی رضا مندی سے یا کوئی ایک وارث یا چند ورثاء اپنے حصۂ وراثت میں سے اجازت دے دیں تو استحساناً اس کی قربانی کی جا سکتی ہے، اپنی واجب قربانی ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ توفیق دے تو رسول اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے ایصال ثواب کی نیت سے قربانی کرنا افضل ہے اور کرنے والے کو نہ صرف پورا اجر وثواب ملے گا، بلکہ حضور ﷺ کی نسبت سے اس کی قبولیت کا بھی یقین ہے۔

☆ شریعت مطہرہ کی رو سے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد وعورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا جواب دہ ہے، لہٰذا اگر کسی مشترکہ خاندان میں ایک سے زیادہ افراد صاحب نصاب ہیں تو سب پر فرداً فرداً قربانی واجب ہے، محض ایک کی قربانی سب کے لیے کافی نہیں ہوگی، بلکہ تعین کے بغیر ادا ہی نہیں ہوگی۔

☆ گائے کی قربانی میں ''عقیقہ'' کا حصہ بھی ڈال سکتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو حصے ہوں اور لڑکی کے لیے ایک حصہ، اگر دو حصوں کی استطاعت نہ ہو تو لڑکے کے لیے ایک حصہ بھی ڈالا جا سکتا ہے۔



☆ قربانی کے جانور نے ذبح سے پہلے بچہ دے دیا یا ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو دونوں صورتوں میں یا تو اسے بھی قربان کردیں یا زندہ صدقہ کردیں یا فروخت کرکے اس کی قیمت صدقہ کردیں، اگر بچہ مردہ نکلے تو اسے پھینک دیں قربانی ہر صورت میں صحیح ہے۔

☆ ذبح کرتے وقت قربانی کا جانور اچھلا کودا اور اس میں کوئی عیب پیدا ہوگیا، یا ذبح ہوتے ہوئے اٹھ کر بھاگا اور وہ عیب دار ہوگیا تو اسے اسی حالت میں ذبح کردیں، قربانی ہوجائے گی۔

☆ افضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں۔ایک حصہ ذاتی استعمال کے لے، ایک حصہ اعزاء واقرباء اور احباب کے لیے اور ایک حصہ فقراء اور ناداروں پر صرف کیا جائے۔سارا گوشت رضائے الٰہی کے لیے مستحقین کو دے دینا عزیمت اور اعلیٰ درجے کی نیکی ہے اور بصورت ضرورت شدیدہ کل یا اکثر گوشت ذاتی استعمال میں لانے کی بھی رخصت واجازت ہے، لیکن یہ روحِ قربانی کے منافی ہے۔

نوٹ: شریعت کے مطابق ذبح کیے ہوئے حلال جانور کے مندرجہ ذیل اعضاء کھانے منع ہیں:
☆ دم مسفوح (ذبح کے وقت بہنے والا خون) ☆ ذَکر (نر جانور کا آلۂ تناسل) ☆ گائے، بکری کے پیشاب کی جگہ (فرج) ☆ خصیتین (کپورے) ☆ مثانہ، دبر (جانور کے پاخانے کی جگہ) ☆ حرام مغز، اوجھڑی اور آنتیں۔
ان میں دمِ مسفوح حرام قطعی اور باقی مکروہِ تحریمی ہیں۔

☆ قربانی کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔گیارہویں اور بارہویں شب میں بھی قربانی ہوسکتی ہے، مگر رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ایسے دیہات اور قصبات جہاں کی عید کی نماز پڑھی جاتی ہے، وہاں نمازِ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے۔

......ذبح کا طریقہ......

قربانی کرتے وقت جانور بائیں پہلو پر قبلہ رو لٹائیں اور خود ذبح کریں یا کسی سے ذبح کرائیں۔
چھری تیز ہو اور کم از کم تین رگیں کاٹنی چاہئیں۔

ذبح سے پہلے کی دعا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ o اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ (فُلَانٍ او فُلَانَةٍ)۔ (جس کی قربانی ہے، اس کا نام لیں اور گائے کی قربانی ہو تو سب شرکاء کا نام لیں) پھر بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کر دیں اور ذبح میں چاروں یا کم از کم تین رگیں کٹنی چاہییں۔

ذبح کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ

اگر دوسرے کی طرف سے ہو تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ فُلَانٍ" (اس شخص کا نام) لیں، اگر گائے واونٹ وغیرہ ہو تو تمام شرکاء قربانی کے نام لیں۔

عقیقہ کی دعا

لڑکے کے لیے

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَّهٗ مِنَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

ترجمہ: "اے اللہ یہ فلاں بن فلاں (یعنی لڑکے اور اس کے والد کا نام لیں) کا عقیقہ ہے، اس کی جان اس کی جان کے لیے، اس کا گوشت اس کے گوشت کے لیے، اس کی ہڈی اس کی ہڈیوں کے لیے، اس کی جلد اس کی جلد کے لیے، اس کے بال اس کے بالوں کے لیے صدقہ ہیں، اے اللہ! اسے جہنم سے نجات کے لیے اس کا فدیہ بنا دے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھری پھیر دے۔



لڑکی کے لیے

’’اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَعَظْمُھَا بِعَظْمِھَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِھَا وَشَعْرُھَا بِشَعْرِھَا، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لَھَا مِنَ النَّارِ، بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ‘‘۔

ترجمہ: ’’اے اللہ یہ فلانہ بنت فلاں (یعنی لڑکی اور اس کے والد کا نام لیں) کا عقیقہ ہے، اس کی جان اس کی جان کے لیے، اس کا گوشت اس کے گوشت کے لیے، اس کی ہڈی اس کی ہڈیوں کے لیے، اس کی جلد اس کی جلد کے لیے، اس کے بال اس کے بالوں کے لیے صدقہ ہیں، اے اللہ! اسے جہنم سے نجات کے لیے اس کا فدیہ بنادے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھری پھیر دے۔

تکبیراتِ تشریق

9 ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے 13 ذوالحجہ کی نمازِ عصر تک ہر باجماعت نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے یہ تکبیر کہنا واجب ہے اور تین مرتبہ کہنا افضل ہے۔ عیدگاہ آتے اور جاتے بھی بہ آوازِ بلند یہ تکبیر کہنا چاہیے:

اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ، اَللہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

......قربانی کی کھال......

قربانی کے جانور کی کھال قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے، کھال بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کردیں یا کسی نادار مستحق کو شخصی طور پر بھی دی جاسکتی ہے، لیکن دینی اداروں کو دینا افضل ہے، کیونکہ یہ تبلیغ واشاعتِ دین کے کام میں اعانت بھی ہے اور صدقۂ جاریہ بھی ہے۔



......دارالعلوم نعیمیہ

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ اہلسنت وجماعت کی ممتاز مرکزی دینی درسگاہ ہے، اس میں حفظ قرآن مجید، تجوید، تفسیر، فقہ اور تمام دینی وعربی علوم درجۂ اولیٰ سے لے کر درجۂ حدیث تک اور درجۂ شہادۃ عالمیہ اور تخصّص فی الفقہ والافتاء تک، نیز عصری علوم کی مکمل تعلیم وتربیت فاضل اور تجربہ کار اساتذہ کی نگرانی میں دی جاتی ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ کو "شَھَادَۃُ الْعَالَمِیَہ فِی الْعُلُوْمِ الْعَرَبِیَّۃِ وَالْاِسْلَامِیَہ" کی سند دی جاتی ہے، جو حکومت پاکستان کی جانب سے ایم۔اے (عربی واسلامیات) کے مساوی ہے۔ ادارے میں زیرِ تعلیم 500 مستحق طلبہ کے قیام وطعام، علاج، کتب، تعلیم اور تمام مصارف کا کفیل ادارہ ہے۔ دینی طلبہ کے لیے کمپیوٹر سائنس اور انٹرمیڈیٹ کی سطح تک اسکول اور کالج کی تعلیم کا انتظام ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے طلبہ کے لیے کمپیوٹر سائنس کی کلاسز بھی شروع کی جا چکی ہیں، 50 کمپیوٹرز پر مشتمل کمپیوٹر لیب میں کلاسز جاری ہیں۔

ادارے کی وسیع وعریض عمارت دو ایکڑ (تقریباً دس ہزار مربع گز) پر مشتمل ہے۔ جملہ اہل خیر اور دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ چرم قربانی، زکوٰۃ، فطرہ اور صدقات وعطیات، خوردنی اجناس اور سامان تعمیر کے ذریعے دارالعلوم نعیمیہ کے مستحق طلبہ کی اعانت وکفالت فرما کر دین اسلام کی تعلیم، تبلیغ اور ترویج واشاعت میں براہ راست شریک ہوں۔

رابطہ:

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ، بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 021-36314508-36324236